الأشباہ والنظائر

مفتی محمد ساجد میمن

وہ کتابیں اپنے آباء کی......اس عنوان کے تحت اسلام کے مصادر ومراجع میں سے کسی ایک کتاب کا تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس بار فقہ حنفی کی مشہور کتاب **"الأشباہ والنظائر"** کا تعارف نذر قارئین ہے.................(مدیر)

کچھ مؤلف کے بارے میں:......آپ کا اسم گرامی علامہ زین بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن محمد بن بکر ہے۔ "ابن نجیم" سے معروف ہیں۔

ولادت: ۹۲۶ھ کو قاہرہ شہر میں آپ کی ولادت ہوئی۔

اساتذہ:......آپ نے اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار حضرات کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور علوم وفنون میں مرتبہ کمال کو پہنچے۔ فقہ میں شیخ امین الدین بن عبدالعال حنفی، شیخ ابی الفیض سلمی، شیخ شرف الدین بلقینی، شیخ الاسلام احمد بن یونس: ابن شلبی، علوم عربیہ میں علامہ نورالدین دیلمی، علامہ شقیر مغربی سے استفادہ کیا۔

تلامذہ:......آپ سے ایک جم غفیر نے استفادہ کیا، جن میں سے چند یہ ہیں: آپ کے بھائی علامہ عمر بن نجیم صاحب النہر الفائق، علامہ غزی تمرتاشی، شیخ محمد العلمی سبط ابن ابی شریف شامی، عبدالغفار مفتی القدس۔

بیعت وسلوک:......اس راہ میں آپ نے شیخ عارف باللہ سلیمان خضیری کی خدمت میں رہ کر تربیت حاصل کی اور بلند مقامات پر فائز ہوئے۔

عادات واخلاق:......شیخ عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

"میں دس سال آپ کی صحبت میں رہا اس پورے عرصہ میں آپ سے کوئی خلاف شرع کام سرزد ہوتے نہیں دیکھا، نیز فرماتے ہیں کہ ۹۵۳ھ میں، میں نے آپ کے ساتھ حج کیا میں نے آپ کا غلاموں اور پڑوسیوں کے ساتھ بہترین خلق دیکھا جبکہ سفر میں انسان کے اخلاق بدل جاتے ہیں"۔

فقہ سے خصوصی مناسبت:......فقہ سے آپ کو خصوصی مناسبت تھی، آپ نے فقہ حنفی کی درس وتدریس، تصنیف و

تالیف اوراس کی ترویج کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا۔آپ خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں:

"إن الفقه أول فنوني طالما سهرت فيه عيوني، وأعملت بدني إعمال الجد ما بين بصري و يدي و ظنوني، ولم أزل منذ زمن الطلب أعتني بكتبه قديمًا و حديثًا ، وأسعى في تحصيل ما هجر منها سعيًا حثيثًا إلى أن وقفت منها على الجم الغفير، وأحطت بغالب الموجود في بلدنا القاهرة مطالعة وتأملًا بحيث لم يفتني منها إلّا النزر اليسير". (الأشباه والنظائر، مقدمة:ص ٢١)

یعنی"فقہ وہ پہلا فن ہے جس کو سیکھنے کے لیے میں نے راتوں کی نیند قربان کی اوراس فن کو سیکھنے کے لیے میں نے اپنی آنکھوں، ہاتھوں اوراپنی سوچ وفکر کو استعمال کیا اور زمانہ طالب علمی سے ہی مجھے فقہ میں لکھی گئی قدیم وجدید ہر قسم کی کتاب پسند تھی اور میں ہمہ وقت ان کتابوں کے حصول کی فکر میں لگا رہتا تھا جو مجھ سے رہ گئی تھی، یہاں تک کہ تلاش بسیار کے بعد کئی ساری کتابوں پر واقف ہوا جو نایاب ہو گئی تھیں، اور ہمارے شہر قاہرہ میں جتنی کتب فقہ موجود تھیں، تقریباً ان تمام کتب کا میں نے گہرائی سے مطالعہ کیا اور ان موجودہ کتابوں میں سے کوئی بھی کتاب میری نظروں سے اوجھل نہ رہ سکی سوائے چند ایک کے......"

تاریخ وفات:......صحیح قول کے مطابق ۸ رجب ۹۷۰ھ کو ۴۴ سال کی عمر میں وفات پائی اور سیدہ سکینہ کے مزار کے قریب دفن کیے گئے۔

آثار علمیہ:......(۱)......فتح الغفار في شرح المنار (۲)......لب الأصول في مختصر تحرير الأصول (۳)...... تعليق على الهداية (٤)...... كفارة الصوم الشيخ الفاني (٥)......الفتاوىٰ الزينية (٦)...... الرسائل الزينية في فقه الحنفية المعروف بـ" رسائل ابن نجيم" (یہ علامہ ابن نجیم کے تحریر کردہ اکتالیس (۴۱) رسائل کا مجموعہ ہے جنہیں ان کے صاحبزادے نے مرتب کیا ہے)۔ (۷)...... حاشية على جامع الفصولين (۸)......الفوائد الزينية في فقه الحنفية (۹)......البحر الرائق شرح كنز الدقائق (۱۰)......الأشباه والنظائر، اسی وقت یہی کتاب ہمارے زیر تعارف ہے۔

(الفوائد البهية: ص ١٣٤، الأعلام: ٦٤/٣، معجم المؤلفين: ١٩٢/٤، هدية العارفين: ٣٧٨/١، حدائق الحنفية: ص ٤٣٦)

الاشباہ والنظائر کے لغوی معنی:......"الأشباه" جمع ہے "شِبْه" اور "شَبَه" کی بمعنی مثل اور شبیہ اور "النظائر" جمع ہے "نظِيرة" کی بمعنی مثل اور شبہ۔ گویا اہل لغت کے نزدیک یہ دونوں الفاظ ہم معنی ہیں اور ان کا ایک دوسرے پر عطف، عطف ترادف کے قبیل سے ہے۔

(الصحاح: ٢٢٣٦/٦، ٨٣١/٢، ترتيب القاموس المحيط: ٦٧٠/٢، ٣٩٥/٤، لسان العرب: ٢١٩/٥)

الاشباہ والنظائر کے اصطلاحی معنی:......علامہ حمویؒ نے ''الاشباہ والنظائر'' کی اصطلاحی تعریف یہ ذکر کی ہے:

"المسائل التي تشبه بعضها بعضًا مع اختلافها في الحكم لأمور خفية أدركها الفقهاء بدقة أنظارهم"

یعنی ''وہ مسائل جو ایک دوسرے کے مشابہ ہوں اور ان کے حکم میں اتنا باریک فرق ہو جسے صرف دقیق النظر فقہاء ہی سمجھ سکیں۔'' (شرح الحموی:۱/۵۳)

علامہ سیوطیؒ ''مثل، شبیہ اور نظیر'' کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"إن المماثلة تقتضي المساواة من كل وجه، والمشابهة تقتضي الاشتراك في أكثر الوجوه لا كلها، والمناظرة تكفي في بعض الوجوه ولو وجهًا واحدًا"

یعنی ''مماثلت'' مکمل مساوات کا تقاضہ کرتی ہے، اور ''مشابہت'' اکثر وجوہات میں شرکت کا تقاضہ کرتی ہے، جبکہ ''مناظر'' کم از کم ایک وجہ میں شرکت کا تقاضہ کرتی ہے۔'' (الحاوي في الفتاوی:۲/۲۷۳)

☆......☆......☆

الاشباہ والنظائر نام کی دیگر کتب:......''الاشباہ والنظائر'' نام سے مختلف فنون میں کتابیں لکھی گئیں، ذیل میں ان کتابوں کے نام پیش ہیں:

(۱)...... الأشباه والنظائر في تفسير القرآن العظيم، لمقاتل بن سليمان البلخي

(۲)...... الأشباه والنظائر لعبد الرحمن بن محمد الثعالبي (في التفسير)

(۳)...... الأشباه والنظائر من أشعار المتقدمين والجاهلية والمخضرمين، للخالدين أبی محمد، وأبی عثمان سعيد ابنَي هاشم.

(٤)...... الأشباه والنظائر في النحو، لجلال الدين عبد الرحمن السيوطي.

(٥)...... الأشباه والنظائر في القواعد الفقهية لصدر الدين محمد بن عمر المعروف بابن الوكيل.

(٦)...... الأشباه والنظائر في الفقه الحنفي لابن نجيم الحنفي.

(٧)...... الأشباه والنظائر في قواعد و فروع فقه الشافعية، لجلال الدين السيوطي

(شرح الحموي:١/١١)

☆......☆......☆

زیر تعارف کتاب:......اس وقت ہمارے زیر تعارف علامہ ابن نجیم حنفی کی تالیف ''الاشباہ والنظائر'' ہے، یہ علامہ ابن نجیم کی آخری تصنیف ہے۔ مؤلفؒ نے اس کتاب کو چھ ماہ کی مختصر مدت میں لکھا ہے۔

سببِ تالیف:...... کتاب کا سببِ تالیف ذکر کرتے ہوئے مؤلف ؒ لکھتے ہیں:

"وإن المشايخ الكرام قد ألّفوا لنا ما بين مختصر و مطوّل من متون و شروح و فتاوى ، واجتهدوا في المذهب والفتوى، وحرّروا و نقحوا شكر الله سعيهم ، إلّا أني لم أر لهم كتاباً يحكي كتاب الشيخ تاج الدين السبكي الشافعي مشتملًا على فنون في الفقه ، وقد كنتُ لمّا وصلتُ في شرح الكنز إلى تبييض باب البيع الفاسد، ألّفتُ كتابًا مختصرًا في الضوابط والاستثناء ات منها، سميته بـ "الفوائد الزينية في الفقه الحنفية"وصل إلى خمسمائة ضابطة. فألهمت أن أضع كتابا على النمط السابق مشتملًا على سبعة فنون يكون هذا المؤلّف النوع الثاني منها . . ." (الأشباه والنظائر،مقدمة ، ص ٢٠)

یعنی "ہمارے فقہاء اور مشائخ نے نہایت تحقیق اور تدقیق کے ساتھ مختلف انداز میں چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں، جن میں متون، شروحات اور فتاویٰ شامل ہیں، لیکن میری نظر سے فقہ حنفی کی کوئی ایسی کتاب نہیں گزری جو شیخ تاج الدین سبکی شافعی کی کتاب جیسی ہو جو فقہی فنون پر مشتمل ہے...... جب میں اپنی کتاب "البحر الرائق" کے باب البیع الفاسد تک پہنچا تو ضوابط اور قواعد فقہیہ میں ایک مختصر کتاب بنام "الفوائد الزینیه فی فقه الحنفیه" لکھی، جس میں پانچ سو قواعد وضوابط جمع کیے...... پھر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ فوائد زینیہ کی طرز پر ایک اور کتاب لکھی جائے جو سات فنون پر مشتمل ہو......"

☆......☆......☆

کتاب میں ذکر کردہ سات فنون:...... یہ کتاب سات فنون پر مشتمل ہے، ذیل میں ان سات فنون کا مختصر تذکرہ و تعارف پیش ہے:

الفن الأول في القواعد ...... **یہ دو انواع پر مشتمل ہے:**

النوع الأول: القواعد الكلية، **اس میں کل چھ قواعد ہیں۔**

النوع الثاني :في قواعد كلية يتخرج عليها ما لا ينحصر من الصور الجزئية.... **اس کے تحت کل ۱۹ قواعد ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک قاعدہ مختلف قواعد پر مشتمل ہے۔**

الفن الثاني في الفوائد:......**اس فن کے تحت مصنف ؒ نے کتب فقہ کی طرز پر ہر باب کے مسائل کے فوائد ذکر کئے ہیں۔**

الفن الثالث في الجمع والفرق: ......**اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ملتے جلتے مسائل کہاں متحد اور کہاں مختلف ہیں۔ مؤلف اس فن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اس فن کے اندر ایسے احکام بیان کیے ہیں جو کثیر الوقوع ہیں، جن سے بے خبر رہنا ایک عالم اور مفتی کے لائق نہیں"۔**

اس کے آخر میں ایک خاتمہ ہے، جو بعض اہم قواعد اور فوائد پر مشتمل ہے۔

وضاحت:...... یہاں پر یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس فن ثالث کی تکمیل خود علامہ ابن نجیمؒ نے نہیں کی، بل کہ آپ کے بھائی شیخ عمر ابن نجیم صاحب النہر الفائق نے اس کو مکمل کیا ہے۔

(٤) الفن الرابع: الألغاز۔ ألغاز جمع ہے "لغز" کی، بمعنی پہیلی۔ اس باب میں مؤلف نے فقہی مسائل کو پہیلی کے طرز پر بیان کیا ہے۔

الفن الخامس: الحیل۔ حیل جمع ہے حیلة کی، اس کے معنی ہیں تدبیر، یعنی فقہی احکام میں ایسی تدبیر اختیار کرنا کہ مبتلیٰ بہ اس امر سے نکل جائے۔

الفن السادس: الفروق، اسی کا نام "الاشباہ والنظائر" ہے۔ اس باب میں مؤلف نے احکام فقہیہ اور ان کے درمیان فرق کو نہایت ہی بسط وشرح کے ساتھ واضح کیا ہے۔ مؤلف نے اس کے لئے امام کرابیسیؒ کی "تلقیح المحبوبی" سے استفادہ کیا ہے۔ اسی فن کی طرف نسبت کرتے ہوئے مؤلف نے اپنی کتاب کا نام "الاشباہ والنظائر" رکھا ہے۔

الفن السابع: فن الحکایات ۔ اس حصہ میں امام اعظم اور دوسرے فقہائے احناف کے خاص خاص واقعات، مکالمات اور مکاتیب جمع کیے گئے ہیں۔

☆......☆......☆

"الاشباہ والنظائر" اہل علم کی نظر میں:...... "الاشباہ والنظائر" کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبولیت عام سے نوازا ہے، اپنے وقت تالیف سے آج تک ہر دور میں یہ کتاب علماء وفقہاء کا مرجع رہی ہے اور ہر دور اور زمانے کے فقہاء نے اس سے استفادہ کیا ہے، ذیل میں چند علماء وفقہاء کی آراء پیش ہیں:

(۱)......صاحب "الطبقات السنیہ" لکھتے ہیں:

"... وهو كتاب رُزِق السعادة التامة بالقبول عند الخاص والعام، ضمّنه كثيرًا من القواعد الفقهية والمسائل الدقيقة والأجوبة الجليلة، والذي يغلب على الظن أنه لا يخلوا منه خزانة أحد قدر على تحصيله من العلماء في الديار الرومية ..."

"ایک ایسی کتاب ہے جس میں کثیر تعداد میں قواعد فقہیہ اور مسائل دقیقہ ذکر کیے گئے ہیں، اسے عوام و خواص میں مقبولیت حاصل ہے، اور میرا غالب گمان ہے کہ روم کے کسی بھی عالم کی لائبریری اس کتاب سے خالی نہیں ہوگی"۔

(۲)......علامہ شرف غزی کتاب کی مدح کرتے ہوئے "تنویر البصائر" میں فرماتے ہیں:

"... من أفخر الكتب تصنيفًا، وأحسنها أسلوبًا ظريفًا، وأرشقها في العبارات، وأدقها في

الإشارات، وهو في بابه عديم النظر ، جامع من الفقه الجم الغفير. . . "

''تمام تصانیف میں سب سے بہترین، اسلوب کے اعتبار سے سب سے جدا، اس کی عبارت خوش نما، اس کے اشارات دقیق، اپنے فن میں بے مثال کتاب، فقہ کے بے شمار مسائل کا احاطہ کیے ہوئے......''

(الأشباه والنظائر مع حاشية نزهة النواظر، ص۷، لآلي المحار في تخريج مصادر رد المحتار، التعرف بكتاب الاشباه والنظائر لابن نجيم، رقم : ۳۰)

(۳)......علامہ حمویؒ اپنی شرح میں رقم طراز ہیں:

" فإن كتاب الأشباه والنظائر لأفضل المتأخرين مولانا زين الدين ابن نجيم الحنفي كتاب لم تكتحل عين الزمان له بثاني، ولم يوجد في كتب الحنفية ماله يوازي أو يداني، فهو مع صغر حجمه ، و وجازة نظمه بحر محيط بدرر الحقائق ، و كنز أودع فيه نقود الدقائق. . . فما قاضٍ إلّا ويرجع إليه في قضاءه ، ولا مفتٍ إلّا ويعول عليه في إفتاءه. . . "

''الاشباہ والنظائر ایک ایسی کتاب ہے کہ زمانہ نے اس جیسی کتاب دیکھی نہیں اور کتب حنفیہ میں اس کے مثل کوئی دوسری کتاب نہیں، اگر چہ یہ کتاب حجم کے لحاظ سے چھوٹی ہے مگر اپنے اندر علوم کا سمندر سموئے ہوئے ہے......کوئی بھی قاضی یا مفتی اس کتاب سے مستغنی نہیں ہوسکتا......'' (شرح الحموي:۱/۲٦)

(۴)......علامہ تاج الدین سبکی شافعی فرماتے ہیں:

" أنه لم ير للحنفية مثله". (شرح عقود رسم المفتي: ص۲٦۲، دارالکتاب، کراچی)

(۵)......مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں:

''اس کتاب کا بنظر غائر مطالعہ انسان میں تفقہ پیدا کرنے میں بہت معاون ہوتا ہے''۔(تبصرے: ص۳۱۸)

☆......☆......☆

الاشباہ والنظائر سے فتویٰ دینے کی ممانعت:......علامہ شامی نے ''الاشباہ والنظائر'' کو ان کتب میں ذکر کیا ہے جن سے فتویٰ دینا جائز نہیں، فرماتے ہیں:

". . . أقول : و ينبغي إلحاق " الأشباه والنظائر" بها، فإن فيها من الإيجاز في التعبير ما لا يفهم معناه إلّا بعد الاطلاع على مأخذه ، بل فيها مواضع كثيرة الإيجاز المخل، يظهر ذلك لمن مارس مطالعتها مع الحواشي ؛ فلا يأمن المفتي من الوقوع في الغلط إذا اقتصر عليه ، فلا بد له من مراجعتها ما كتب من الحواشي أو غيرها. . . "

''......مناسب یہ ہے کہ الاشباہ والنظائر کو بھی ان کتب میں شمار کیا جائے جن سے فتویٰ دینا جائز نہیں، اس

لیے کہ عبارت میں مؤلف بکثرت ایجاز واختصار سے کام لیتے ہیں جس کی بنا پر اصل سے مراجعت کے بغیر عبارت کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے، لہٰذا اگر مفتی صرف اسی پر اکتفاء کرے تو غلطی واقع ہونے کا اندیشہ ہے"۔ (حاشية ابن عابدين: ١/١٦٨)

☆......☆......☆

الاشباہ والنظائر کے ماخذ ومصادر:......علامہ ابن نجیمؒ نے اس کتاب کی تالیف میں جن کتب سے مدد لی ہے، ان کی تعداد 70 کے قریب ہے، جو اس کتاب کی اہمیت کے لئے کافی دلیل ہے۔ ان کتب میں متون، شروح فتاویٰ ہر قسم کی کتب شامل ہیں۔ مؤلفؒ فرماتے ہیں:

"... وهـأنذا أذكر الكتب التي نقلتُ منها مؤلفاتي الفقهية التي اجتمعت عندي في أواخر سنه ثـمـانيـن و ستيـن و تسعمائة، فمن شروح الهداية: ... اس کے بعد مؤلف نے ان کتب کا تذکرہ کیا ہے۔ (دیکھیے: الاشباہ والنظائر، ص ۲۲، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

☆......☆......☆

"الاشباہ والنظائر" کے شروح وحواشی:......"الاشباہ والنظائر" اپنے وقت تالیف سے آج تک علماء محققین کا مرجع رہی ہے اور ہر دور کے علماء وفضلاء نے اس کتاب پر مختلف جہتوں سے کام کیا ہے، جن میں شروحات، حواشی اور تعلیقات ......مختلف انداز سے کام ہوا ہے، ذیل میں "الاشباہ والنظائر" پر اب تک ہونے والے کام کی تفصیل پیش ہے:

(١)...... التحقيق الباهر: محمد هبة الله بن محمد بن يحيىٰ بن عبد الرحمٰن (المتوفى ١٢٢٤ھ)

یہ "الاشباہ والنظائر" کی ایک جامع اور مکمل شرح ہے، شارح نے الاشباہ کے تمام مباحث کا احاطہ کیا ہے، ہر اصول کے تحت جزئیات، فوائد اور امثلہ کثیر مقدار میں پیش کیے ہیں۔ علامہ شامی نے "شرح عقود رسم المفتی" میں اس شرح سے استفادہ کیا ہے۔

(٢)...... تـنـويـر الأذهـان والـضـمـائر۔ لمولى مصلح الدين مصطفى بن خير الدين الرومي المعروف بحلب۔ (متوفى ١٠٢٥ھ)

یہ کتاب "الاشباہ والنظائر" کے صرف فن ثانی کی شرح ہے۔ شارح کا انداز ایجاز واختصار کا ہے، فقہائے احناف کے اختلاف مختصر أدلائل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

(٣)...... تـنـويـر الـبـصـائـر عـلـى الأشـبـاه والـنـظـائر: شرف الدين عبد القادر بن بركات الغزي الحنفي المعروف بابن جيب (المتوفى ١٠٠٥ھ) یہ شرح ابتداء سے فن سادس (فن فروق) کے اختتام تک ہے۔

شارح کا انداز یہ ہے کہ قواعد کے تحت مختلف فقہی جزئیات پیش کرتے ہیں، ماتن سے جہاں کہیں تسامح ہوا ہے اس کی وضاحت کرتے ہیں، فقہائے احناف کے مابین اختلاف کو واضح کرتے ہیں اور مفتیٰ بہ قول کی تعیین بھی کرتے ہیں۔

(٤)...... زواهر الجواهر: صالح بن محمد بن عبد الله الخطيب تمرتاشي الغزي (المتوفى ١٠٥٥ھ)

(٥)...... عمدة ذوي البصائر بحل مبهمات الأشباه والنظائر: إبراهيم بن حسين بن أحمد بن بيري (المتوفى ١٠٩٩ھ) یہ شرح ابتداء سے فن ثالث (الجمع والفروق) تک ہے۔ علامہ شامی نے "شرح عقود رسم المفتی" میں اس سے کافی عبارتیں نقل کی ہیں۔

(٦)...... عمدة النظائر على الأشباه والنظائر: محمد بن أبو سعود بن سيد على الحسيني۔ (المتوفی ١١٧٢ھ) یہ شرح ابتداء سے فن ثانی کے اختتام تک ہے۔

(٧)...... غمز عيون البصائر على الأشباه والنظائر المعروف بشرح الحموي: شيخ أحمد بن محمد مكي الحموي (المتوفى ١٠٩٨ھ)

(٨)...... نزهة النواظر على الأشباه النظائر: الشيخ خير الدين الرملي

(٩)...... كشف السرائر على الأشباه والنظائر: الشيخ محمد بن عمر الكفيري (یہ شرح نامکمل ہے)

(١٠)...... سرعة الانتباه لمسألة الأشباه: علامة عبد الغني النابلسي

(١١)...... شرح الأشباه والنظائر: عبد الغني النابلسي (المتوفى ١١٤٣ھ) یہ شرح صرف فن اول کے ابتدائی چار قواعد کی ہے۔

(١٢)...... رفع الاشتباه عن عبارة الأشباه: محمد بن أمين المعروف بابن عابدين

(١٣)...... نزهة النواظر على الأشباه والنظائر: محمد بن أمين المعروف بابن عابدين

(١٤)...... إتحاف الأبصار والبصائر بتبويب كتاب الأشباه والنظائر: محمد أبي الفتح الحنفي

(١٥)...... رفع الاشتباه عن كلام الأشباه: علامه خير الدين إلياس زاده

(١٦)...... رسالة في بيان تقرير عبارة وقعت في الأشباه في المحاضر والسجلات: أحمد بن محمد الحموي

(١٧)...... ترتيب الأشباه والنظائر: الشيخ عبد العزيز جلبي زاده

(١٨)...... العقد النظيم: مصطفى بن خير الدين

(١٩)...... تتمة الفروق: عمر بن إبراهيم ابن نجيم

(٢٠)...... حاشية الأشباه والنظائر: علامة علي بن محمد غانم المقدسي

(٢١)...... هادي الشريعة: محمد رومي قلنيكي

(٢٢)...... تعليقة الشيخ محمد بن محمد جوي زاده

(٢٣)...... تعليقة الشيخ على بن أمر الله المعروف بقنالي زاده

(٢٤)...... تعليقة الشيخ محمد بن محمد الحنفي

(٢٥)...... تعليقة الشيخ عبد الحليم بن محمد المعروف بأخي زاده

(٢٦)...... تعليقة الشيخ مصطفى المعروف بأبي الميامن

(٢٧)...... تعليقه الشيخ مصطفى بن محمد المعروف بعزمي زاده

(الأشباه والنظائر مع حاشية نزهة النواظر، ص ١٠)

ہماری دانست اور معلومات کے مطابق "الأشباہ والنظائر " کی مذکورہ بالا شروحات وتعلیقات میں سے اس وقت سوائے دو کے باقی سب مخطوطات کی صورت میں ہیں، دو کتابیں جو مطبوعہ صورت میں موجود ہیں، ان میں ایک " شرح الحموی " ہے اور دوسرا علامہ شامی کا حاشیہ " نزھۃ النواظر " ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "الاشباہ والنظائر" کے مطبوعہ ایڈیشن کے ذکر سے پہلے ان دونوں مطبوعہ شرح اور حاشیہ کا بھی تعارف پیش کر دیا جائے۔

☆......☆......☆

شرح الحموي

الاشباہ والنظائر کی مشہور ومعروف اور متداول شرح ہے۔ یہ شرح تحقیق وتدقیق میں انفرادی مقام رکھتی ہے۔ شارح "الاشباہ" کے بعض تسامحات پر متنبہ کرنے کے ساتھ تشریح طلب عبارت کی تشریح وتوضیح بھی کرتے ہیں اور اپنی طرف سے مختلف فوائد کا اضافہ بھی کرتے ہیں۔ اس شرح کا اصل نام " غَمزُ عُیُون البَصَائِر " ہے، لیکن مشہور "شرح حموی" کے نام سے ہے۔

کچھ شارح کے بارے میں:...... آپ کا نام نامی اسم گرامی شہاب الدین احمد بن محمد حسنی حموی ہے۔ قاہرہ میں مدرسہ سلیمانیہ اور مدرسہ حسینیہ میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔ آپ نے صاحب نور الایضاح علامہ حسن شرنبلالی سے کسب فیض کیا۔ آپ کے تلامذہ میں امام احمد بن محمد خفاجی اور فقیہ محمد بن احمد شوبری معروف ہیں۔ سن ۱۰۹۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی تصانیف ۲۵ سے زائد ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(١)...... الدر النفيس في بيان نسب الإمام محمد بن إدريس (٢)......تذهيب الصحيفة بنصرة إمام أبي حنيفة (٣)...... عقود الحِسان في قواعد مذهب النعمان (٤)...... شرح كنز الدقائق (٥)...... كشف الرمز عن خبايا الكنزفي الفقه الحنفي (٦)......الدر المنظوم في فضل الروم (٧)...... غمز عيون البصائر شرح الأشباه والنظائر لابن نجيم . . . و غير ذلك .

(حدائق الحنفية، ص٥٢٦، شرح عقود، ص ٥٢٥، شرح الحموي: ٢١/١)

شرح کی وجہ تالیف کا ذکر کرتے ہوئے شارح فرماتے ہیں:

"کتاب میں اختصار کی بنا پر استفادہ مشکل ہے، جس کی وجہ سے قاری کو اپنا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا، نیز

بعض مقامات کو مطلق ذکر کیا گیا ہے، حالاں کہ وہ مقید تھے، اسی طرح بعض مقامات مجمل تھے، نیز مؤلف سے کئی مسائل کے ذکر کرنے میں تسامح بھی ہوا ہے جو انسان ہونے کے ناطے قابل گرفت نہیں......ان سب وجوہات کو دیکھتے ہوئے میری خواہش تھی کہ ایک ایسی شرح لکھی جائے جس میں ان تمام خامیوں کا ازالہ کیا جائے......''

یہ شرح مختلف ادوار میں متعدد مکتبوں سے چھپ چکی ہے، ہمارے پیش نظر ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کا شائع کردہ نسخہ ہے، جو تین جلدوں میں مولانا نعیم اشرف کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ محقق نے تحقیق میں درج ذیل امور کا لحاظ رکھا ہے:

(۱)......متعدد نسخوں کا تقابل کر کے تصحیح کا اہتمام کیا ہے اور مکتبہ نولکشور کے نسخہ کو اپنی تحقیق کی اصل بنیاد بنایا ہے۔

(۲)......تمام فقرات کو مرقوم کر دیا ہے۔

(۳)......کتاب کی ابتداء میں محقق نے تفصیلی مقدمہ لکھا ہے، جس میں قواعد فقہیہ کی تفصیل، اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابیں، الاشباہ والنظائر کا تعارف، نیز مؤلف اور شارح کے حالات قلم بند کئے ہیں۔

☆......☆......☆

نزهة النواظر على الأشباه والنظائر

مشہور فقیہ علامہ ابن عابدین شامیؒ (المتوفی ۱۲۵۲ھ) کی تالیف ہے۔ علامہ شامیؒ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ''نزهة النواظر'' نامی اس حاشیہ کو علامہ شامی کے شاگرد شیخ محمد بن حسین بیطار (متوفی ۱۳۱۲ھ) نے جمع کیا ہے۔ شیخ بیطار مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''. . . هذه حواش رأيتها بخط سيدي و شيخي العلامة المحقق الفهامة المدقق سيدي السيد محمد عابدين رحمه الله على هامش نسخته الأشباه والنظائر؛ فأحببت جمعها في كراسة خوفًا عليها من الضياع و رجاء دعوة صالحة من الأخوان. . . ''

یعنی ''ان حواشی کو میرے استاذ علامہ ابن عابدین شامی نے اپنی ذاتی الاشباہ والنظائر کے حواشی میں لکھا تھا، تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان حواشی کو مستقل ایک الگ کاپی میں جمع کر لینا چاہیے تا کہ آئندہ آنے والے بھی اس سے مستفید ہوں اور یہ حواشی ضائع ہونے سے بچ جائیں''۔

شیخ بیطار کا انداز یہ ہے کہ جہاں کہیں عبارت میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ یا وضاحت کرتے ہیں تو اس کے لیے ''يقول جامعه'' کے الفاظ ذکر کرتے ہیں۔

علامہ شامی کا طرز تالیف:......(۱)......آپ جا بجا'' تأمل ، فيها نظر ، هذا سبق قلم ،فتنبه'' کے الفاظ ذکر کرتے

ہیں، یہ ان مقامات پر ہوتا ہے جہاں متقدمین فقہاء سے مسائل کے سمجھنے میں تسامح ہوا ہوتا ہے، تو علامہ شامی ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہیں اور جہاں اپنی رائے پیش کریں تو اس کے لیے "قلت" کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ (۲)......جن مسائل میں توقف کرتے ہیں تو "ھذا ما ظھر لنا" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ (۳)......حاشیہ میں جا بجا "شیخنا" کا لفظ ذکر کرتے ہیں اس سے مراد علامہ سعید حلبی ہوتے ہیں۔

(۴)......علامہ شامی ہر قول کو نقل کر کے اس کے مرجع اور ماخذ کو بھی ذکر کرتے ہیں، اس حاشیہ کی تالیف میں علامہ شامی کے پیش نظر الاشباہ کی شروحات کے علاوہ دیگر کئی فقہی کتب بھی تھیں۔

اس وقت ہمارے سامنے جو نسخہ ہے، یہ دار الفکر المعاصر نے شائع کیا ہے، یہ ایڈیشن دکتور محمد مطیع حافظ کی تحقیق کے ساتھ ۵۴۲ صفحات میں شائع ہوا ہے۔ محقق نے نسخوں کے درمیان مراجعت کا اہتمام کیا ہے اور ابتدا میں ایک جامع مقدمہ لکھا ہے، جس میں "الاشباہ والنظائر" کا مکمل تعارف، ماتن، محشی، جامع کا تعارف، الاشباہ کی شروح وحواشی کی مکمل فہرست پیش کی ہے۔

☆......☆......☆

الاشباہ والنظائر کا پیش نظر ایڈیشن:......اس وقت ہمارے سامنے الاشباہ کے دو نسخے ہیں:

پہلا نسخہ:......قدیمی کتب خانہ، کراچی کا شائع کردہ ہے، جو ۴۴۰ صفحات کو محیط ہے۔ کتاب کے شروع میں "عملي في الكتاب" کے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق شدہ ایڈیشن ہے، مگر تلاش کے باوجود ہمیں پوری کتاب میں محقق کا نام نہ ملا!!!

اس عنوان کے ذیل میں تحقیقی کام کی جو تفصیل لکھی ہے، وہ یہ ہے:

(۱)......امام صاحب اور صاحبین کا تعارف ذکر کیا ہے۔

(۲)......مؤلف کتاب علامہ ابن نجیم کا تعارف وتذکرہ پیش کیا ہے۔

(۳)......دار الکتب العلمیہ کے مطبوعہ نسخہ اور دیگر چار نسخوں کو سامنے رکھ کر تحقیق کا عمل سرانجام دیا ہے۔

(۴)......قرآنی آیات کے حوالے اور احادیث مبارکہ کی تخریج کی ہے۔

(۵)......متن حدیث پر اعراب لگانے کا اہتمام کیا ہے۔

(۶)......نادر الوقوع الفاظ وکلمات کے لغوی معنی میں بیان کیے ہیں، اور اس میں بھی کوشش کی ہے کہ ایسے معنی بیان کیے جائیں جن کا سمجھنا آسان ہو۔

دوسرا نسخہ:......شیخ زکریا عمیرات کی تحقیق و معاشی کے ساتھ مکتبہ الحرمین الشریفین، کوئٹہ کا شائع کردہ ہے جو کل ۳۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ محقق نے نسخوں کی مراجعت کے علاوہ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی تخریج کی ہے۔ مشکل اور مغلق الفاظ کی تحقیق بھی کرتے ہیں، اور جہاں کہیں مؤلف سے تسامح ہوا ہے اس کی وضاحت اور نشاندہی بھی کرتے ہیں۔

☆......☆......☆